REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ ‖ ۱۳ اخاء ۱۳۳۹ھ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۲۳۶

پاکستان کا ایک وفد تیل سے متعلق روس سے سمجھوتے کے لئے عنقریب ماسکو جا رہا ہے

روسی ماہروں کی پیشکردہ تجاویز کا جائزہ لیا جا رہا ہے

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ معدنی وسائل کے بیورو کے ڈائریکٹر جنرل میجر احیاء الدین نے بتایا ہے کہ حکومت کو اس امر کا شدید احساس ہے کہ پاکستان میں تیل کی کمپنیاں پٹرولیم کی بنی ہوئی چیزوں کی بہت زیادہ قیمت وصول کرتی ہیں۔ اس سوال پر کہ مغربی ملکوں کی تیل کمپنیوں کی اجارہ داری ختم کرنے کے لئے کیا روس سے تیل درآمد کرنے . . . . کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ تیل کی کمپنیاں قیمتیں کم کر دیں گی۔

میجر جنرل احیاء الدین نے بتایا کہ پاکستان کا ایک وفد روس جائے گا۔ اور پاکستان میں تیل اور معدنی وسائل کی تلاش کے لئے دونوں ملکوں کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کے لئے روسی حکام سے بات چیت کرے گا۔ معدنی وسائل کے ڈائریکٹر جنرل نے کہا کہ پاکستانی وفد کے ماسکو جانے کا مرحلہ اس وقت آئیگا جب روسی ماہروں کی رپورٹ حکومت پاکستان کو مل جائیگی۔ روس کے ماہروں نے اپنے حالیہ دورۂ پاکستان کے بعد جو تجویزیں پیش کیں ان کا جائزہ لینے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ آپ نے بتایا کہ کراچی میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ تعمیر کرنے کا کام آئندہ سال کے اوائل میں شروع کر دیا جائیگا۔ اور دو سال میں تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔ یہ کارخانہ کورنگی میں قائم کیا جائیگا اور اس کے لئے زمین کا سروے شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کارخانہ میں ابتدا میں ہر سال ڈیڑھ کروڑ ٹن خام تیل صاف کرنے کی گنجائش ہوگی بعد میں یہ گنجائش بڑھ کر دو کروڑ ٹن کر دی جائے گی۔ جس کے بعد ہر سال ساڑھے تین کروڑ روپے کا زرمبادلہ بچایا جا سکے گا۔

سابق نواب دیر کے تیسرے بیٹے کو ریاست کا حکمران مقرر کر دیا گیا

معزول نواب کو لاہور میں رکھا گیا ہے

پشاور ۱۲ اکتوبر۔ شہزادہ محمد شاہ خسرو نے اپنے معزول باپ سابق نواب شاہ جہاں خاں کی جگہ دیر کے نظم و نسق کی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ ۴۳ سالہ شہزادہ خسرو سابق نواب کے تیسرے بیٹے اور خان جندول کے چھوٹے بھائی ہیں۔ دیر کے نئے حکمران کی تخت نشینی ایک باضابطہ فرمان کے اجرا کے بعد عنقریب عمل میں آئے گی۔

پشاور ڈویژن کے کمشنر مسٹر شیر افضل خاں نے بتایا کہ نئے حکمران نے اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد پہلا کام یہ کیا ہے کہ انہوں نے میری وساطت سے حکومت پاکستان سے درخواست کی کہ وہ ریاست کی تعلیمی اقتصادی، صنعتی اور معاشرتی ترقی کے لئے مناسب اقدامات کرے۔ کیونکہ یہ ریاست اس وقت بہت پسماندہ ہے۔ مسٹر شیر افضل خاں نے مزید انکشاف کیا کہ دیر میں عنقریب تعلیمی ادارے اور چھوٹی صنعتوں کے ترقیاتی مرکز قائم کئے جائیں گے۔

دیر کے معزول نواب شاہ جہاں خاں کو ان کی گرفتاری کے فوراً بعد لاہور بھیجدیا گیا تھا معلوم ہوا ہے کہ نظربندی کے دوران سابق نواب کو تمام سہولتیں دی جائیں گی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۱۲ اکتوبر بوقت سوا نو بجے صبح۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب حضور کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ (بذریعہ فون) بخار اور سانس کی رکاوٹ کے دورہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔ آج شام کو ایک شدید دورہ پڑا اور بے ہوشی بھی ہوگئی۔ منہ اور غذا کی نالی میں چھالوں کی تکلیف ابھی تک باقی ہے احباب جماعت اور صحابہ کرام و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

جنرل اسمبلی میں وزیر خارجہ اسرائیل کی تجویز

نیویارک ۱۲ اکتوبر۔ مسز گولڈا میئر وزیر خارجہ اسرائیل نے جنرل اسمبلی میں تجویز پیش کی ہے کہ باہمی معائنہ اور کنٹرول کے اصول کے تحت اسرائیل اور عرب ملکوں کا سارا اسلحہ ختم کر دیا جائے۔ آپ نے کہا اسرائیل اور اس کے عرب ہمسائے اسلحہ کی دوڑ کا خرچ برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ آپ نے کہا وزیر اعظم اسرائیل فی الفور عرب لیڈروں سے ملاقات کرنے کو تیار ہیں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ناظر اصلاح و ارشاد

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ ؍اکتوبر ۶۰ء

ترکی میں اذان

ایک خبر ہے کہ:-

"لندن ۱۰ ؍اکتوبر۔ انقرہ سے موصولہ اطلاعات کے مطابق حکومت ترکیہ کے سربراہ جنرل جمال گرسل نے کہا ہے۔ میرے خیال میں قرآن پاک کا ترجمہ ترکی زبان میں ہونا چاہیئے اور اذان بھی ترکی زبان میں دی جانی چاہیئے"۔ آپ نے ان خیالات کا اظہار اسلام اور مذہبی علوم کی اعلیٰ تعلیم کے ایک ادارہ میں کیا جو حال ہی میں استنبول میں قائم کیا گیا ہے۔ ترکیہ کی فوجی حکومت کے سربراہ کا یہ بیان اس لحاظ سے بڑا اہم ہے کہ ان بنیادی مسائل پر آج سے قریباً چالیس برس پہلے ترکیہ میں کافی بحث وتمحیص ہوئی تھی۔ جنرل گرسل نے جمہوریہ ترکیہ کے بانی کمال اتاترک مرحوم کے خیالات وافکار کی روشنی میں مذکرہ الفاظ کہے ہیں گزشتہ برس کے انقلاب کے بعد فوجی حکومت کے زعماء مسلسل کمال اتاترک مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کے لئے زور دے رہے ہیں۔ حکومت ترکیہ کے سربراہ نے کہا۔ ترکوں کو قرآن شریف سمجھنے کے قابل ہونا چاہیئے لیکن اس کے عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے بہت کم لوگ اسے سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ترکیہ کے بہت کم اشخاص عربی زبان سمجھتے ہیں آپ نے کہا کہ اسلام اور اس کی روح کو سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ لوگ قرآن کے مطالب ومعانی کو اچھی طرح سمجھتے ہوں۔ جنرل گرسل نے کہا مساجد میں اذان اور دعا بھی عربی زبان میں نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ عربی سے عوام کی اکثریت نابلد ہے۔ حکومت ترکیہ کے سربراہ نے کہا کوئی بھی ترک اس وقت تک مذہب پر عبور حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ اسے اپنی زبان میں بیان نہ کر سکے۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ ترکی زبان میں قرآن پاک کا غیر سرکاری ترجمہ موجود ہے لیکن اسے کبھی مذہبی اجتماعات اور تقریبات میں استعمال نہیں کیا گیا۔ جنرل نے کہا۔ اتاترک مرحوم نے اپنے زمانہ میں اذان کو عربی سے ترکی زبان میں تبدیل کر دیا تھا۔ لیکن بعد ازاں عدنان مندریس نے ۱۹۵۰ء میں برسر اقتدار آنے کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ اذان کو دوبارہ عربی زبان میں کر دیا۔"

(نوائے وقت ۹ ؍اکتوبر ۶۰ء)

جہاں تک قرآن کریم کا ترکی زبان میں ترجمہ کا سوال ہے اور عوام کو قرآن کریم کے مطالب ان کی زبان میں سمجھنے سمجھانے کا تعلق ہے۔ کوئی مسلمان اس بات سے اختلاف نہیں کر سکتا بلکہ یہ امر از بس ضروری ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا جائے اور اس طرح ہر بولی بولنے والے تک اسلام کی تعلیمات پہنچائی جائیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ اصل متن کو نظر انداز کر دیا جائے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ شرف قرآن کریم کو ہی حاصل ہے کہ وہ ان اصل الفاظ کا حامل ہے جن الفاظ میں ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں آنحضرتؐ پر نازل ہوا ہے۔ اس لئے اگر اصل متن کو ترجمے علیحدہ کر دیا جائے گا تو اس کی حالت بھی وہی ہوگی جو انجیل وغیرہ آسمانی صحف کی ہوئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ الفاظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں اور ترجمہ کرنے والا اپنی دانست میں جو بہترین معنی سمجھتا ہے ترجمہ میں استعمال کرتا ہے۔ اس طرح ہر مترجم اپنی اپنی فہم کے مطابق ترجمہ کرتا ہے اور اس طرح ایک ہی زبان کے مختلف تراجم میں فرق پڑ سکتا ہے۔ اس لئے ہر ترجمہ کے ساتھ عربی متن کا رکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ ترجمہ پڑھنے والا خود اصل متن سے موازنہ کر سکے اور صحیح معنی معلوم کر سکے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کی حقیقی تعلیمات قرآن کریم کی صورت میں آج تک بلا کم و کاست اور بغیر کسی قسم کے ذرا سے تغیر کے چلی آتی ہیں۔ اور آج مسلمان اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ اسلام کی آسمانی کتاب میں ذرا سا بھی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔

جہاں تک اذان کا تعلق ہے ہماری رائے میں اذان ضروری طور پر ہر ملک میں عربی زبان ہی میں دی جانی چاہیئے۔ اذان کے الفاظ نہایت آسان ہیں اور کوئی مسلمان عرب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کوئی سی زبان بولتا ہے جو ان الفاظ کو نہ سمجھ سکتا ہو۔

عربی میں اذان مختلف اقوام اور ممالک کے درمیان ایک نہایت پائیدار رشتہ اتحاد ہے۔ ایک ترک ایک چینی اور ایک پاکستانی مسلمان الغرض کسی ملک کا مسلمان دوسرے ممالک میں جا کر اذان کی آواز سے مانوس ہونے کی وجہ سے فوراً اس ملک کے مسلمانوں سے جن کی زبان سے وہ ناواقف ہے مل سکتا ہے اور نماز کے لئے مسجد کا پتہ لگا سکتا ہے۔ اسی طرح نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا حال ہے۔ خاص کر قرآن کریم کی آیات جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں۔ وہ بالضرور اصل عربی میں ہونی چاہئیں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ انسان اپنے دل میں جہاں تک ہے۔ اپنی زبان میں دعائیں کر سکتا ہے۔ لیکن نماز میں پڑھے جانے والی مسنون دعائیں اور قرآن کریم کی آیات اسی طرح قائم رہنی چاہئیں۔ جس طرح کہ شروع سے چلی آتی ہیں۔

یہ چیز تمام دنیا کے مسلمانوں کے درمیان رشتہ اتحاد کے لحاظ سے بھی نہایت ضروری ہے۔ مثلاً اگر کسی غیر اسلامی ملک میں جیسا کہ انگلستان ہے۔ مسلمان اپنی اپنی زبان میں اذان دیں اور اپنی اپنی زبان میں نماز پڑھیں گے۔ تو اسلامی اخوت کا وہ رشتہ بالکل قائم نہیں رہ سکے گا۔ جو باجماعت نماز پڑھنے میں ملحوظ رکھا گیا ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ترکی میں پہلے یہ مسئلہ کیوں اٹھایا گیا تھا۔ اور اب جب کہ عربی زبان میں از سر نو اذان دینی شروع ہو گئی ہے۔ پھر اس مسئلہ کو کیوں اٹھایا جاتا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ شروع میں کمال اتاترک نے اس مسئلہ کو اس لئے اٹھایا تھا کہ اس وقت ترکوں کے دل میں عربوں کے خلاف جذبات نہایت بھڑکے ہوتے تھے۔ ترکوں کو پہلی عالمگیر جنگ میں عرب ممالک کی علیحدگی سے سخت نقصان اٹھانا پڑا تھا اور ان کا یہ جذبہ قدرتی تھا کہ عربوں نے مسلمان ہوتے ہوئے غیروں سے مل کر ان سے آزادی حاصل کر لی ہے اور صرف آزادی ہی حاصل نہیں کی بلکہ جنگ کے دوران میں ترکی حکومت کا سخت مقابلہ کیا ہے۔ اسلئے ترکوں نے اس وقت اسلام کے پیدا کردہ اتحاد کے رشتہ کو توڑ کر صرف نسلی اور قومی نظریہ کی بناء پر از سر نو تنظیم کی۔ جس میں ہر عربی چیز کی نفرت بھی شامل تھی۔ لیکن سیکولرازم کے باوجود ترکوں کے دل سے اسلام کی محبت نہیں نکالی جا سکتی۔ ترک بہر حال ایک اسلامی قوم ہے اور خواہ حکومت کوئی رنگ اختیار کرے تمام قوم کو مذہب سے ہٹایا نہیں جا سکتا۔

اسلام اور عربی زبان کا اتنا بنیادی اور گہرا تعلق ہے کہ ان دونوں کو جدا کرنا دونوں سے ہاتھ دھونا ہے۔ عربی زبان کے بغیر اسلام کا صحیح تصور ہی قائم نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود سخت قانونی بندشوں کے ترکی میں عربی زبان پھر ابھر آئی ہے۔ اور ترکی کی بجائے عربی میں اذان شروع ہو گئی ہے۔

آج جبکہ پچھلے تعصبات جو ترکوں کو عربوں سے پیدا ہو گئے تھے کم ہو جانے چاہئیں۔ ترکی حکومت کو نہیں چاہیئے کہ وہ عربی زبان سے ایسی نفرت کا اظہار کرے۔ جو پہلی عالمگیر جنگ کے بعد عربوں کے خلاف برانگیختہ ہو گئے تھے۔ اگر ترک اسلام کو اپنا دین قائم رکھنا چاہتے ہیں تو ان کو عربی زبان سے تعلق رکھنا لازمی ہے اور خاص کر ایسی باتیں جو عالم اسلام میں اتحاد کے رشتہ کو تقویت دینے والی ہیں ان کو بدلنا نہیں چاہیئے۔ ورنہ وہی بات ہوگی۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے:- ع

یار من ترکی ومن ترکی نمیدانم

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خود عرب ممالک نے کبھی اس ضمن میں کوئی اچھا نمونہ نہیں دکھایا اور انہوں نے قوم و نسل کی بناء پر تنظیمیں قائم کر کے خواہ مخواہ دوسرے اسلامی ممالک کو اپنے آپ سے بدظن کر لیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عرب اپنی نسلی اور قومی حیثیت کو فراموش کر دیں تاہم ضروری ہے کہ عرب اسلامی ممالک کے ساتھ اسلام کی بنیاد پر اپنے تعلقات استوار کریں۔ اور ترکوں اور دیگر مسلمان اقوام کے دل میں ان کے سیاسی طرز عمل سے جو غیریت پیدا ہو سکتی ہے اس کو مٹانے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ عرب ممالک سب سے بڑھ کر اسلام کی عالمگیر حیثیت کے محافظ ہونے چاہئیں کیونکہ اسلام کا قلب عربستان ہے جس میں عربی زبان زندگی کے خون کی حیثیت رکھتی ہے۔ عربوں کو عالم اسلام میں یہ فوقیت اس بات کی مقتضی ہے کہ وہ باقی عالم اسلام کے ساتھ شیر و شکر ہوں اور کسی فخر و مباہات کے بغیر حضرت محمد عربی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو قائم رکھیں۔ اور ہر مسلمان قوم سے اس طرح پیش آئیں کہ ان کے دل سے اپنے متعلق تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں چنانچہ اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ ترکوں کے ساتھ وہ اس طرح رابطہ اتحاد بڑھائیں کہ گزشتہ تلخ واقعات کی یاد ان کے دلوں سے بالکل محو ہو جائے۔

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے چونکہ انصار اللہ کے قیام وطعام کے جملہ انتظامات مرکز کے ذمہ ہوتے ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کام اراکین انصار اللہ کے تعاون سے سر انجام پا سکتا ہے۔ لہذا زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ اجتماع کا چندہ بشرح جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں تاکہ بروقت انتظامات ہو سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

جماعت کے نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی کوشش کی جائے

نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ محنت اور ایثار سے تعلیم حاصل کریں اور اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ پوری کوشش سے طالب علموں کو پڑھائیں

فرمودہ ۲۱ جون ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

فرمایا۔ آج میں بعض امور کے متعلق جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ غالباً پچھلے سال میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ

اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائیں

اور وہ لوگ جنہیں استطاعت نہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ سب مل کر اپنے گاؤں کے کم از کم ایک اچھے اور ہونہار طالب علم کو اعلیٰ تعلیم دلائیں اور پھر وہ طالب علم جب برسرکار ہو تو آگے کسی اور طالب علم کی پڑھائی کا بوجھ اٹھائے۔ اس طرح وہ طالب علم دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائے گا۔ اور دوسرے طالب علموں میں بھی تعلیم کا شوق پیدا ہوگا۔ ترقی کرنے والی قوم کے لئے ایک نہایت اہم سوال ہوتا ہے۔ کہ اس کے نوجوان زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ کیونکہ تعلیم یافتہ آدمی بات کی تہ تک جلدی پہنچ جاتا ہے۔ اور جس پیشے کو وہ اختیار کرتا ہے۔ اس میں بہت جلد مہارت حاصل کر لیتا ہے۔ اور ہر وقت یہ بات اس کے مدنظر رہتی ہے کہ میں قوم کا ایک مفید جزو بنوں اسلئے

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے

کہ ہماری جماعت کے نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں۔ اگر تعلیم کی طرف پوری توجہ دی جائے اور جس رفتار سے اس وقت طالب علموں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اسے بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ تو آئندہ دس سالوں میں ہماری جماعت میں ساٹھ فی صدی لوگ تعلیم یافتہ ہو جائیں گے۔ اگر ہر سال

ایک ہزار طالب علم

کالجوں میں جائیں۔ تو ان میں سے کم از کم پانچ سو گریجوایٹ نکل سکتے ہیں۔ اور اسی قدر ہر سال پنجاب میں مسلمان طالب علم گریجوایٹ بنتے ہیں۔ گویا تعلیمی لحاظ سے ہم سارے مسلمانوں کے برابر ہو جائیں گے۔

اس سال

تعلیم الاسلام کالج میں

۱۰۲ طالب علم آچکے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رفتار ترقی پر ہے۔ اور پہلے کی نسبت قریباً ۵۰ فیصدی کی زیادتی ہوئی ہے۔ اور یہ بات خوشکن ہے اسی طرح اگر باہر کے کالجوں میں بھی اس سال زیادہ احمدی طالب علم داخل ہوئے ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہم تعلیمی لحاظ سے ملک پر غلبہ حاصل کر لیں گے۔ اور

سب سے اہم بات

یہ ہے کہ ہمیں خود اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں عربی اور انگریزی کے گریجوایٹوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں ہم غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیج سکیں۔ اور وہ وہاں کے علوم اور زبانیں سیکھ کر تبلیغ کریں۔ اس طرح تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارے علماء کو یہ فوقیت حاصل ہو جائے گی۔ کہ وہ عالم ہونے کے ساتھ مختلف زبانیں بھی جانتے ہوں گے۔ اور وہ مختلف زبانوں میں لیکچر دے سکیں گے۔ تعلیم یافتہ طبقہ پر غیر زبان جاننے کا بھی بہت اثر ہوتا ہے۔ اور جو شخص دو چار غیر ملکی زبانیں جانتا ہو۔ اس کے متعلق تو یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت بڑا عالم ہے۔ اسے فلاں فلاں زبان بھی آتی ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک معجزہ

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے حواری غیر زبانوں میں باتیں کرتے تھے۔ اگر ہمارے نوجوان بھی غیر ممالک میں جائیں اور غیر زبانیں سیکھیں تو وہ مسیح ناصری کے حواریوں سے یقیناً بڑھ جائیں۔ اور یہ صورت تبھی پیدا ہو سکتی ہے جبکہ ہماری جماعت میں کثرت سے گریجوایٹ بنیں۔ اور ان میں سے ہمیں سینکڑوں گریجوایٹ تبلیغ اسلام کے کام کے لئے مل جائیں۔ یہ ناممکن بات ہے کہ تمام کے تمام گریجوایٹ تبلیغ اسلام کے لئے باہر چلے جائیں۔ بعض کو بعض

سرکاری ملازمتوں میں

داخل کرانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض کی صحت اجازت نہیں دیتی۔ کہ وہ لمبے سفر کر سکیں۔ ان کو بھی غیر ممالک میں بھجوایا نہیں جا سکتا۔ پھر ہمارے دوسرے ادارے ہیں ان میں بھی گریجوایٹوں کی ضرورت رہتی ہے۔ ان ضروریات کے پیش نظر ہمیں زیادہ سے زیادہ

تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے

مگر یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہمارے نوجوان محنت اور ایثار کے ساتھ تعلیم حاصل کریں۔ اور اس جذبہ کو لے کر باہر نکلیں۔ کہ ہم نے تمام دنیا کی خدمت کرنی ہے۔ ترقی کرنے والی قوم میں ایڈونچرس روح کا ہونا نہایت لازمی بات ہے انگریزوں کو دیکھو کہ کس طرح ان کے نوجوانوں کے ایک طبقہ نے اپنی زندگیاں غیر ممالک میں گزار دیں۔ اور ایسے وقتوں میں گزاریں جبکہ ریل۔ تار اور ڈاک کا کوئی انتظام نہ تھا مگر ان مصائب کو برداشت کرنے کے بعد انہوں نے اپنی

قوم کی ترقی کے راستے

کھول دیئے۔ آج دوسری اقوام انگریزوں کو حسد کی وجہ سے برا بھلا کہتی ہیں۔ کہ انہوں نے ناحق دوسرے ممالک پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن ان کو کس نے منع کیا تھا۔ کہ وہ اپنے گھروں سے نہ نکلیں اور غیر ممالک پر جا کر قبضہ نہ کریں۔ جو لوگ تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھا کر کسی چیز کو حاصل کرتے ہیں۔ وہی اس کے مستحق ہوتے ہیں۔

اب ہمارے لئے موقعہ ہے

کہ ہم باہر نکلیں۔ اگر ہمارے نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اور اعلیٰ قابلیت پیدا کر کے باہر نکلیں اور قربانی اور ایثار کے ساتھ لوگوں کی خدمت کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے ملک کی غیر ممالک میں عزت قائم نہ ہو۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تبلیغ اسلام بھی زیادہ مؤثر ہوگی۔ باوجود اس کے کہ عیسائی مذہب میں کوئی جذب اور کشش کا سامان موجود نہیں۔

پادریوں کی قربانی اور ایثار

کی وجہ سے ہزارہا ہندوستانیوں نے اسے قبول کر لیا تھا۔ پس اگر عیسائی اس قدر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ احمدی سچائی کو لے کر نکلیں۔ اور وہ کامیاب نہ ہوں۔ ان حالات کو پیدا کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے طالب علم بہت بلند خیال اور عالی حوصلہ ہوں۔ وہ سمجھ لیں۔ کہ وہ دنیا میں بہت بڑے کام سر انجام دینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے دوسرے ممالک کی راہ نمائی کرنی ہے۔ اور انہیں

اخلاق اور تہذیب

سکھانا ہے۔ اگر انہیں غربت کی حالت میں بھی دوسرے ممالک کی قیادت اور راہ نمائی کا درجہ حاصل ہو جائے۔ تو وہ اس لاکھوں روپیہ سے بہتر ہے جو وہ اپنے ملک میں کما سکتے ہیں۔

ہر شخص پر

ایک ذمہ داری

ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

کہ تم میں ہر شخص گڈریا ہے۔ اور اس سے اس کے ریوڑ کے متعلق سوال کیا جائیگا۔ جس طرح طالب علموں کے لئے ضروری ہے کہ محنت اور جانفشانی سے

کام کریں اور اپنے اندر اعلیٰ قابلیت پیدا کریں۔ اسی طرح

اساتذہ پر بھی نہایت اہم ذمہ داری ہے

کہ وہ بھی نہایت محنت اور کوشش کے ساتھ طالب علموں کو پڑھائیں۔ ان کی زندگیاں طالب علموں کے لئے وقف ہو جانی چاہئیں۔ اساتذہ اور پروفیسر اگر محنت اور دیانتداری سے کام کریں تو جو عزت اور ثواب ان کو حاصل ہوگا وہ غیر فانی ہوگا اور کئی نسلوں تک ان کو یہ ثواب حاصل ہوتا رہے گا۔ اور طالب علموں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے سکول اور کالج کا نام روشن کریں اور وہ اس ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے سکول اور کالج کو دوسرے سکولوں اور کالجوں سے ممتاز نہ کر دیں۔ اگر ہمارے طالب علم اس طور پر کام کریں تو یہ بات تبلیغ اسلام میں بہت مدد دے گی اور خود بخود باہر کے طالب علم اس طرف کھینچے چلے آئیں گے۔ اور پھر

جماعت کی علمی برتری

بھی قائم ہو جائے گی۔ ہمارے مربیوں اور معلموں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے اصل کام کے علاوہ جماعت کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اصل ثواب تو انہیں ایسے کاموں کا ہی ملے گا۔ چندہ کی وصولی تو ان کا فرض ہے جو وہ ادا کر رہے ہیں۔

قرآن مجید کو حفظ کرنا نہایت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے

دوسری چیز جس کی طرف میں دوستوں کو آج توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ قرآن کریم حفظ کرنا ہے۔ یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے مگر افسوس ہے اس طرف بہت کم توجہ دی جا رہی ہے۔ حفاظ دن بدن کم ہوتے جا رہے ہیں۔

قرآن کریم حفظ کرنے کی عادت

ڈالنے کے لئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ کچھ ایسے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں جو ایک حصہ قرآن کریم کا حفظ کر لیں اور اس طرح مجموعی طور پر کئی قرآن کریم کے حافظ بن جائیں۔ جو دوست اس تحریک میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ اپنے نام لکھا دیں (اس پر ۲۸۶ احباب نے اپنے نام پیش کئے) حضور نے فرمایا قرآن کریم کے ۲۸۶ رکوع ترتیب وار ان میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ اس طرح مہینہ بعد نصف قرآن کریم یاد ہو جائے گا۔ اگر اس تحریک کو زیادہ بڑھایا جائے تو ممکن ہے کہ ایک ہفتہ میں پورا قرآن کریم حفظ ہو جایا کرے

اگر اس طرف تھوڑی سی توجہ بھی کی جائے تو چند سالوں میں سینکڑوں حافظ ہو جائیں گے۔

ایک بہائی کے رقعہ کا جواب

ایک بہائی کے رقعہ کے جواب میں حضور نے فرمایا میں نے پہلے بھی ان کو بتایا ہے کہ ہمارے مبلغ یہاں موجود ہیں۔ آپ ان سے تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں مگر

بعض لوگوں کو یہ شوق ہوتا ہے

کہ وہ جماعت کے لیڈر سے ہی گفتگو کریں۔ تاکہ وہ دوسری جگہ جا کر کہہ سکیں کہ میں نے ان کی جماعت کے لیڈر کے ساتھ بھی گفتگو کی۔ لیکن وہ بھی میرے سوالات کا جواب نہیں دے سکا۔ ہم نے ان کے امام کو کئی دفعہ لکھا ہے کہ وہ تبادلہ خیالات کے لئے تیار ہو مگر اس نے ہماری کسی بات کا جواب تک دینا پسند نہیں کیا۔ حال ہی میں مولوی محمد شریف صاحب نے ایک رسالہ انہیں بھیجا مگر انہوں نے واپس کر دیا۔ ہمارے مبلغ انہیں ملنے کے لئے جاتے ہیں تو وہ انکار کر دیتے ہیں۔ اگر وہ اس قسم کا رویہ اختیار کرتے ہیں تو ہم بھی ویسا سلوک کرنے پر مجبور ہوں گے — بہائی تو اپنی مذہبی کتب تک نہیں دیتے اور انہیں چھپائے رکھتے ہیں۔ جن لوگوں کی یہ حالت ہو وہ اسلام کے مقابلہ میں کیونکر کھڑے ہو سکتے ہیں؟

درخواستہائے دعا

(۱) والدہ صاحبہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ (عمر ۷۰ سال) لاہور میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ ان کی حالت ایسی ہے کہ نہ وہاں ہسپتال میں داخل کرایا جا سکتا ہے اور نہ ربوہ میں لا کر ان کی خبرگیری کی جا سکتی ہے۔ قادیان میں ان کی مدت خدمت ۳۸ ہے — خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور قادیان، ربوہ، پاکستان و ہندوستان میں ان کی شاگردوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ ان سب سے اور اصحاب مسیح محمدی و درویشان قادیان سے التجا ہے کہ دعائے شفائے کاملہ و عاجلہ پر توجہ کر کے عند اللہ ماجور و عندنا مشکور ہوں۔

(عبد الحفیظ ہاشمی ابن محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل — ربوہ)

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا اور بینائی عطا فرمائے۔ آمین۔

نصر اللہ خان ناصر آف سدوکی
جامعہ احمدیہ ربوہ

وصیت کے لئے ضروری شرائط

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(نوٹ:- بریکٹوں کے اندر کی عبارت حضور کی نہیں بلکہ دفتر کی ہے۔ سیکرٹری)

اول:- ”وصیت کے متعلق میرے خیالات بہت سخت ہیں۔ میرے نزدیک وصیت مرض الموت کی درست نہیں۔ کیونکہ اس وقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو موت کو قریب سمجھ کر مال کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔“

(اس لئے وصیت صحت اور تندرستی کی حالت میں کرنی چاہئے)

دوم:- ”اس سے یہ نقص پیدا ہوتا ہے کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا رہتا ہے اور دین کی خدمت سے غافل اور اس کی جائیداد کوئی نہیں ہوتی۔ وہ ایسے وقت میں وصیت کر کے وصیت کے اصل مفہوم کے خلاف عمل کر کے وصیت کنندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔“

(بعض دوست ساری عمر ملازمت یا تجارت وغیرہ کرتے ہیں۔ اور خوب کماتے ہیں۔ مگر وصیت ریٹائرڈ ہو کر یا کام کرنے سے معذور ہو کر اس وقت کرتے ہیں جبکہ وہ مالی لحاظ سے سلسلہ کی کچھ زیادہ خدمت نہیں کر سکتے۔ بلکہ خود اپنی اولاد کے دست نگر اور ان کی امداد کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی درست نہیں ہے۔ اور ایثار اور قربانی کی اصل روح کے منافی ہے)

سوم:- ”میرے نزدیک یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ ایک شخص کا گزارہ اس کی جائیداد پر ہے یا تنخواہ پر۔ اگر اصل چیز اس کی تنخواہ ہے۔ تو اس پر وصیت ہونی چاہئے ورنہ ایک ہنسی بن جائے گی۔“

(اور اگر اصل چیز جس پر اس کا گزارہ ہے۔ جائیداد ہے تو وصیت جائیداد پر ہونی چاہئے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ ہر وصیت کا قانونی طور پر دونوں شقوں۔ آمد اور جائیداد۔ پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ مثلاً ایک شخص کی جائیداد کچھ نہیں۔ وہ صرف اپنی ماہوار آمد کی وصیت کرتا ہے۔ مگر ضروری ہے کہ وصیت میں وہ یہ بھی لکھے کہ اس وقت تو میری جائیداد کچھ نہیں لیکن آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یا مثلاً اس کی ماہوار آمد کچھ نہیں اور صرف جائیداد کی وصیت کرتا ہے۔ مگر لازمی ہوگا کہ وہ یہ بھی لکھ دے کہ اس جائیداد کے علاوہ اگر میرا کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی آمد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی)

چہارم:- ”اسی طرح میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں۔ ظاہر کی شرط اس لئے ہے کہ دل کا حال خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔“

(الفضل مجریہ ۹؍دسمبر ۱۹۱۹ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰؍اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں احباب نوٹ فرما لیں

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام جماعت وضلع	
لدھیکے نوں ضلع لاہور	
چوہدری محمد علی صاحب	پریذیڈنٹ
مولوی عبد الرزاق صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد
چوہدری علی بہادر صاحب	″ زراعت

نام جماعت وضلع	
کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر	
چوہدری غلام احمد صاحب	پریذیڈنٹ

نام	عہدہ
خان نذیر محمد خان صاحب بہاولپور	امیر ضلع بہاولپور
میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد	امیر تحصیل وزیر آباد
ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی میرپور خاص	امیر ضلع تھرپارکر سندھ بوجہ تبدیلی سابق امیر ضلع (مولوی عبد القدیر صاحب)
مولوی عبد المغنی خان صاحب جہلم	امیر ضلع جہلم

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فطرت کی آواز

(چوہدری جمال الدین احمد صاحب واقفِ زندگی مانسہرہ)

مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نے ایک رسالہ "تدبرِ قرآن" کے نام سے شائع کیا ہے جو سورۃ فاتحہ شریف کی تفسیر پر مشتمل ہے اس رسالہ کی ورق گردانی کرتے ہوئے جب صفحہ ۱ پر نگاہ پڑی تو اس کے مطالعہ کا شوق بڑھا اور حیرت بھی ہوئی نمبر ۵ پر ایک عنوان "رسالت کی ضرورت پر ایک دلیل" بھی موجود پایا بغور مطالعہ شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم تصرف ہے کہ آج سے ساٹھ سال قبل بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام جو امور نہایت وضاحت سے قانونِ قدرت اور کتاب اللہ کے دلائل کے ساتھ اپنی کتب میں تحریر فرما چکے ہیں۔

آج مولانا امین احسن اصلاحی جیسے اصحاب انہیں اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس طرح ان کی سچائی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب فرماتے ہیں:-

"...... اھدنا الصراط المستقیم کا دعا کی شکل میں سامنے آنا ایک خاص حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے۔ وہ یہ کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی رحمت و ربوبیت کی نشانیوں کا تعلق ہے جہاں تک ان نشانیوں کے مشاہدہ سے شکر کے جذبہ کے ابھرنے کا تعلق ہے اور پھر اس جذبہ شکر کی تحریک سے جہاں تک اسی منعم حقیقی کی بندگی اور اسی سے طلبِ اعانت کے ارادہ کا تعلق ہے۔ ......

.... یہ باتیں ایسی کھلی ہوئی ہیں۔ کہ ان کو ہر انسان محسوس کر سکتا ہے بشرطیکہ اسکے دل پر پردہ نہ پڑا ہوا ہو۔ اگر انسان اپنی عقل اور اپنی فطرت کو ان کی اپنی روشنی پر کام کرنے دے۔ غیر فطری اڑنگے ان کی رہ میں نہ ڈالے۔ تو وہ ان باتوں میں سے کسی بات کے اقرار و اعتراف میں بھی بخل نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک روزِ جزا کی آمد میں بھی اس کو شبہ نہیں ہوگا۔ البتہ اگر وہ رکے گا۔ تو اس مقام پر آکے رکے گا کہ جس خدا کی وہ بندگی کرنا چاہتا ہے اور اپنی ہر مشکل میں جس کی مدد پر اس نے بھروسہ کیا ہے۔ اس تک پہنچنے کا ...... صحیح طریقہ اور سیدھا راستہ کیا ہے؟ اسی صحیح راستہ کو معلوم کرنے کے لئے بندہ اللہ تعالیٰ سے اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کرتا ہے۔ اس بات کو صریح دعا کے اسلوب میں کہنے کے معنی یہ ہیں۔ کہ یہاں انسان کی اپنی عقل اور سمجھ بالکل عاجز ہے۔ صرف خدا ہی ہے جو بتا سکتا ہے۔ کہ صراطِ مستقیم کیا ہے اور وہی ہے جو اس صراطِ مستقیم کو اختیار کر لینے کے بعد اس پر جمے رہنے کی توفیق بخش سکتا ہے۔ یہیں سے انسانی فطرت کے اندر وہ خلا نمایاں ہوتا ہے۔ جس کے سبب سے وہ نبوت اور رسالت کا محتاج ہوا ہے۔ انسان اگر کج فہمی سے کام نہ لے ...... لیکن یہ معلوم کرنا اس کے بس میں نہیں ہے کہ اس خدا کی بندگی اور اطاعت کا طریقہ کیا ہے۔

یہی طریقہ بتانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں کو بھیجا ہے۔"

(تدبرِ قرآن صفحہ ۲۷ زیرِ عنوان۔ "رسالت کی ضرورت پر ایک دلیل")

پھر آپ خاص طور پر سورۃ فاتحہ کی مذکورہ بالا دعا کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے صحیح حدیث کی مشہور روایت لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب یعنی (اس شخص کی نماز نہیں ہے جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی) تحریر فرماتے ہیں۔

ازاں بعد مسلم شریف کی ایک حدیث تحریر کرتے ہیں۔ جس میں ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں۔ اس کا آخری حصہ یہ ہے۔ ....

پھر جب بندہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین کہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لئے ہے۔ اور میں نے اپنے بندے کو وہ بخشا جو اس نے مانگا۔

آگے چل کر مولانا فرماتے ہیں" اس دعا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں جس چیز کے لئے دعا کی گئی ہے۔ اس سے اعلیٰ اور اس سے برتر کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی ...

...... اور یہ ایک حقیقت ہے کہ کریم کے دروازے سے سائل کو سب کچھ مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ مانگنے کا طریقہ صحیح ہو۔"

پھر صفحہ ۳۲ پر فرماتے ہیں۔

"اس کے بعد انسان میں اس سیدھے راستہ کی طلب و جستجو پیدا ہوتی ہے۔ جو اس کو خدا تک پہنچا دے۔ انسان کی اس طلب و جستجو کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا نظام قائم فرمایا۔ اور اپنی ہدایت و شریعت نازل فرمائی۔ ......"

صفحہ ۳۳ پر یوں تحریر کرتے ہیں۔

"یا پھر یہی آیت میں اصل سمجھا ہے اور اس دعا ہی سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ انسان اللہ کی سیدھی راہ معلوم کرنے کے لئے نبوت و رسالت کے سلسلہ اور اس کی نازل کردہ ہدایت و شریعت کا محتاج ہے ......"

روزنامہ نوائے وقت نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۹۶۰ء میں نقد و نظر کے عنوان میں رسالہ تدبرِ قرآن پر ان الفاظ میں تبصرہ فرمایا ہے۔

"اھدنا الصراط المستقیم سے رسالت کی ضرورت کا مفہوم اخذ کرنا نہایت ہی خوب استنباط اور عمدہ مضمون ہے۔"

فی الحقیقت یہ "نہایت ہی خوب استنباط اور عمدہ مضمون" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق کا ایک قلیل ترین حصہ ہے۔ یہ واقعی صحیح اور درست ہے کہ نبوت و رسالت کی ضرورت ایک طبعی اور فطرتی تقاضا ہے۔ جس کو مصنوعی رکاوٹوں کے ذریعہ روکنا ممکن نہیں۔ اور یہ سراسر اللہ تبارک و تعالیٰ کا انعام اور بارانِ رحمت ہے جو عین اس وقت نازل کی جاتی ہے جبکہ روحانی زمین خشک سالی اور قحط کا شکار ہو کر بنجر ہو چکی ہو۔ صراطِ مستقیم اور منعم علیہ گروہ دو لازم و ملزوم رشتے ہیں جن میں تفریق و بعد پیدا کرنا انسانی طاقت سے بالا ہے۔ سورۃ فاتحہ کی مذکورہ دعائیہ آیات نہ صرف دعائیہ آیات ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ماننے والوں کے لئے ایک ڈھال ایک پناہ اور ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل بشارات کا مجموعہ ہیں۔ تمام عالمِ اسلام اس بات پر متفق ہے کہ "صراطِ مستقیم" کتابی اور شرعی صورت میں سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کے سامنے آگیا۔ اور قیامت تک کے لئے اب کسی نئی کتاب اور شریعت کی احتیاج نہیں رہی۔ ہر رنگ۔ ہر نسل اور ہر ملک کے لئے اب یہی لائحہ عمل اور ہدایت و نور ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ایک اکمل ترین اعلیٰ ترین اور افضل ترین بعثت ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ موسوی دور جب جاری تھا تو باوجود عالمگیر نہ ہونے کے۔ باوجود نسبتاً کمزور و ادنیٰ ہونے کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی ترقی اور تجدید کے لئے متعدد وجود مختلف رنگوں میں ظاہر ہوتے رہے۔ اور صدیوں تک اس سلسلہ کی تجدید انبیاء بنی اسرائیل کے ذریعہ ہوتی رہی۔ اور اس زمانہ کے طالبانِ رشد و ہدایت کو اللہ تعالیٰ ہر طرح کے انعاماتِ سماوی سے نوازتا رہا۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ اسلام کے اندر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تابع اور غلامی میں اس کی تازہ بہ تازہ تجلی اور نور کا ظہور اور قرآن حکیم کی تائید میں قبولیتِ دعا۔ اور تعلق باللہ کے راستے نعوذ باللہ قیامت تک کے لئے کیوں مسدود ہو گئے؟ کیا اب کوئی فرد بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض اور قوتِ قدسی کے طفیل بڑے بڑے روحانی انعامات کا حقدار نہیں رہا؟ کیا سورۃ فاتحہ کی جملہ دعائیں اب قیامت تک ایک نہ حل ہو سکنے والا معمہ ہیں اور مسلمانوں کے لئے اب ان کا ورد ایک بیکار مشغلہ ہے؟ حقیقت یہ ہے۔ کہ اب بھی سارے انعامات جاری و ساری ہیں۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کامل وابستگی اور حضور کی لائی ہوئی کتاب اللہ کے ساتھ عمیق تعلق کے ساتھ مشروط ہیں قبولیت دعا معجزات اور تازہ بہ تازہ تائیداتِ الٰہی اب بھی جاری ہیں۔ مگر سرورِ کائنات کی غلامی کے ساتھ یہ سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔ اور سورۃ فاتحہ اسی کی طرف بلاتی ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم میں منعم علیہ گروہ کونسا ہے۔ آئیں قرآن کریم ہی سے تلاش کریں۔ آیت فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین پر غور کیجئے۔ رسالہ تدبرِ قرآن صفحہ ۱۹ پر جناب اصلاحی صاحب نے بھی اس آیت کو پیش کیا ہے۔ اب ہر سچے مسلمان کا فرض ہے کہ ان انعامات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے طلب کرے اور جب تک حاصل نہ ہوں جد و جہد میں سست نہ ہو۔ کہ اب اسی میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی ہے ....

مولانا اصلاحی نے کیا خوب لکھا ہے کہ "...... اور یہ ایک حقیقت ہے کہ کریم کے دروازے سے سائل کو سب کچھ مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ مانگنے کا طریقہ صحیح ہو ....."

مولانا کے مندرجہ ذیل الفاظ کیسے دلکش ہیں کاش کہ وہ خود بھی اِن پر غور فرمائیں اور سب سے اوّل خود کو ان کا مخاطب بنا دیں

"یہ باتیں ایسی کھلی ہوئی ہیں ...... کہ ان کو ہر انسان محسوس کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے دل پہ پردہ نہ پڑا ہوا ہو۔ اگر انسان اپنی عقل اور اپنی فطرت کو ان کی اپنی روشنی پر کام کرنے دے۔ غیر فطری اڑنگے ان کی راہ میں نہ ڈالے۔ تو وہ ان باتوں میں سے کسی بات کے اقرار و اعتراف میں بھی بخل نہیں کرے گا۔"

درخواست دُعا

میری چھوٹی ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم لاہور میں سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔

صوبیدار عبد المنان ربوہ دفتر حفاظت خاص

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ (۳)

نام	کلاس	نمبر حاصل کردہ
زاہدہ تنویر	ہفتم اے	۱۵
شگفتہ سلطانہ	ششم C	۹
امۃ الحمید	”	۱۰
امۃ الرحمان	”	۹
تبصرہ محمود	”	۱۴
امۃ الشافی	ہفتم B	۱۳
عذرہ پروین	”	۱۱
عطیہ بیگم	”	۸
منصورہ خانم	”	۱۰
نصیرہ بیگم	”	۱۳
عطیہ رحمٰن	ششم C	۸
عصمت بلقیس	”	۹
مبشرہ	ہفتم B	۱۲
امۃ الشکور	”	۱۵
صدیقہ علیمہ	ششم C	۸
حلیمہ ناہید	ہفتم B	۹
صادقہ تسلیم	”	۱۷
نسرین کوثر	”	۱۲
امۃ الرشید	”	۱۲
صفیہ بیگم	”	۹
مبارکہ فردوس	”	۱۴
امۃ الرشید	” C	۱۱
حفیظہ صادقہ	” B	۱۰
آمنہ سعیدہ	” B	۱۴
بشریٰ تسنیم	”	۹
مبارکہ بیگم	” C	۱۰
شاہدہ پروین	”	۱۰
بشریٰ تسنیم	”	۱۱
رضیہ سلطانہ	”	۱۱
بشریٰ پروین	”	۱۲
امۃ الرحمٰن	ہفتم C	۱۰
رقیہ خانم	”	۱۰
بشریٰ طیبہ	”	۱۰
ممتاز جلال الدین	”	۸
عصمت آرا	”	۸
عطیہ بانو	”	۱۱
امۃ الباسط	”	۱۰
امۃ الرشید	”	۱۰
طاہرہ بیگم	”	۹
طاہرہ پروین	”	۱۲
امۃ الحفیظ خانم	”	۱۵
مسعودہ بیگم	”	۱۳
امۃ الحکیم	”	۸
صفیہ بیگم	”	۸
طاہرہ خانم	”	۱۲
نسیم اختر	”	۹
امۃ النور	” B	۱۱
نائدہ بیگم	ہفتم B	۱۲

نام	کلاس	نمبر حاصل کردہ
دردانہ	پنجم اے	۸
بصیرت اسلام	”	۱۲
رضیہ بشریٰ	”	۱۰
مسرت جہاں	”	۹
اختر النساء	”	۱۱
خدیجہ بشریٰ	ہفتم B	۹
سلیمہ قمر	”	۱۳
صغریٰ بیگم	”	۱۳
اقبال پروین	پنجم B	۱۲
طاہرہ بیگم	”	۱۰
خالدہ اعظم	ہفتم اے	۱۴
اُم البشریٰ	پنجم اے	۱۱
امۃ القیوم	”	۸
نصیرہ بیگم	”	۸
امۃ الرشید	”	۱۲
امۃ الحلیم	”	۱۱
شہناز اختر	”	۹
طاہرہ ناہید	ہفتم اے	۹
امینہ خانم	”	۱۵
منیرہ خالدہ	پنجم اے	۸

کراچی بڑا گروپ

نام	کلاس	نمبر حاصل کردہ
امۃ الجمیل		۳۰/۵۰
نورجہاں بشریٰ		۳۵
صدیقہ عبد القادر صاحب		۲۲
سلمیٰ آفتاب	سوم	۴۱
رضیہ خاتون		۳۳
فہیمہ بیگم		۲۰
ثریا پروین		۳۰
رفعت آرا		۳۵
نسیم اختر		۱۷
امۃ الودود کھوکھر		۳۷
ماجدہ بیگم		۲۰
نجمہ آفتاب		۲۲

کراچی چھوٹا گروپ

نام	کلاس	نمبر حاصل کردہ
فریدہ نزہت		۱۵/۲۵
نصرت جہاں		۱۶
امۃ المتین		۱۳
سلیمہ نصرت		۱۱
پروین اختر		۱۴
رشیدہ حبیب لائن		۱۶
زاہدہ تسنیم	دوم	۲۱
امۃ البصیر کھوکھر		۱۲

راولپنڈی بڑا گروپ

نام	نمبر حاصل کردہ
امۃ الودود	۲۶
منیبہ تنویر	۲۸
مبارکہ طیبہ	۲۴

نام	نمبر حاصل کردہ
طاہرہ کلثوم خواجہ	۱۷
منیرہ مسرت	۲۶
امینہ تنویر	۲۰
ناصرہ ملک	۱۷
امۃ الودود تبسم	۲۲
امۃ الحمید چوہدری	۲۷
بشارت صادقہ شاہین	۲۳
پروین اختر	۱۸
نصیر نسرین	۲۲
امۃ الکریم صدیقہ	۳۱
امۃ السلام ذکیہ	۲۷
صفیہ فردوس	۳۲
سرفراز اختر	۳۰
امۃ الرشید قمر	۳۰
رشیدہ بیگم	۳۰
امۃ الباسط خواجہ	۲۲
مہر اقبال	۱۴
امۃ الرشید	۲۷
سلیمہ تنویر	۲۴
امۃ الحفیظ قریشی	۲۸
امۃ الحمید	۲۳

چھوٹا گروپ

نام	نمبر حاصل کردہ
صدیقہ	۷/۲۵
راشدہ پروین	۹

نام	نمبر حاصل کردہ
امۃ الوحید	۱۳
امۃ الناصر	۹
زاہدہ بھٹی	۱۳
امۃ الوحید	۱۸
خالدہ یاسمین	۱۷
بشریٰ	۱۵
سعیدہ بیگم	۱۸
آمنہ پروین	۱۵
شاہدہ پروین	۱۶
نصیرہ روحی	۱۳
وحیدہ بیگم	۱۴
صوفیہ نگہت	۱۶
امۃ النصیر ریحانہ	۱۰
امۃ الصبوح	۱۶
امۃ السمیع	۱۵
منزہ بیگم	۱۱
راشدہ	۹

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ دو سال سے چھیپنکوں کے مرض میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔
(لطیف احمد طاہر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

حاجی سید عین علی شاہ صاحب مرحوم

میرے والد مکرم حاجی سید عین علی شاہ صاحب اپنے آبائی گاؤں ٹبہ بوٹے شاہ میں مورخہ ۱۸ ۹/۲ بوقت ۱/۲ ۴ بجے بعد دوپہر بعمر ۸۰ سال ڈیڑھ سال کی لمبی بیماری کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ موصی تھے۔ ایک جفاکش نڈر اور مسکین طبع درویش صفت بزرگ تھے۔ نہایت سنجیدہ۔ کم گو تھے۔ تقویٰ کی حالت یہ تھی کہ علاقے کے لوگ کہتے تھے کہ اگر کسی نے فرشتے کو دیکھنا ہو تو عین علی شاہ کو دیکھے۔ یہی وجہ ہے کہ کثرت کے ساتھ غیر احمدی احباب نے خاکسار کی اقتداء میں ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

والد مرحوم ابتدائے جوانی ہی سے رضائے الٰہی کے لئے کوشاں ہو گئے تھے اور اس راہ میں بڑی بڑی کٹھن منزلیں طے کیں۔ کشمیر کے جنگلوں میں پیدل چل کر براستہ ملتان کراچی ہوتے ہوئے نجف اشرف کربلا معلیٰ۔ مدینہ منورہ۔ مکہ معظمہ، شام، دمشق وغیرہ تک ہو آئے۔ کعبۃ اللہ کی دیواروں کے ساتھ چمٹ کر دعا مانگی کہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنی رضا عطا فرما۔ غار ثور اور غار حرا میں بیٹھ کر بھی یہی دعا کی۔ اور وہیں پر آپ کی دعا کو شرف قبولیت ملا۔ اور کعبہ میں ہی آپ نے ایک شخص سے پوچھا کہ کیا اللہ تعالےٰ آج بھی انسان کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ ہمارے ملک ہند میں ایک شخص نے قادیان میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ کلام فرماتا ہے؟ مخاطب نے جواب دیا۔ کیا تم نے اس شخص کی کوئی کتاب پڑھی ہے؟ اس پر والد مرحوم نے کہا کہ نہیں! بس پر اس شخص نے صرف اتنا کہا کہ "افسوس" اور وہ چلا گیا۔ فرماتے یہی افسوس مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں لے آیا۔ اور اس پر مجھے واقعی معلوم ہو گیا کہ جس خدا کو میں نے جنگلوں۔ بیابانوں۔ پہاڑوں کی غاروں اور چٹانوں۔ صحراؤں میں ریت کے طوفان کے اندر اور سمندر کے پانی میں تلاش کیا اس کا مبارک رُخ حضورؑ نے دکھا دیا۔ درثمین اور کلام محمود کو عاشقانہ رنگ میں پڑھتے رہتے اور فوت ہونے کے وقت بھی کلام محمود کا یہ شعر زبان پہ تھا سے

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو — راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے خاندان کو تاقیامت دین کا خادم بنائے۔ (سید مسعود احمد شاہ معلم وقف جدید۔ دیوان ...)

ہماری میونسپل کمیٹیاں

پچھلے نظام کے تحت مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں کوئی درجن بھر میونسپل قوانین نافذ تھے۔ ان دنوں بڑی اور چھوٹی میونسپلٹیاں ہوتی تھیں جن میں سے کچھ میونسپل کارپوریشنیں اور کچھ میونسپل کمیٹیاں کہلاتی تھیں نئے نظام کے تحت "ذات پات" کی یہ تفریق ختم کر دی گئی ہے اور اب سارے ملک پر ایک ہی میونسپل قانون لاگو ہے۔ جسے "میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس" کہتے ہیں

پہلے ہمارے پاس ضخیم قوانین ہوتے تھے۔ مثلاً لاہور کارپوریشن ایکٹ اور بنگال میونسپل ایکٹ وغیرہ جن میں سے ہر ایک پانچ پانچ سو دفعات پر مشتمل تھا۔ نئے قانون میں صرف ایک سو اسی دفعات ہیں اور اس اختصار کے لئے نفس مضمون کو قربان نہیں کیا گیا ہے۔ درحقیقت نئے قانون کی ۱۸۰ دفعات کے تحت میونسپل کمیٹیوں کو پہلے سے زیادہ اختیارات حاصل ہیں اور ان کے فرائض کا دائرہ بھی وسیع تر ہو گیا ہے موجودہ حکومت کا یہ اقدام صحیح معنوں میں ایک انقلابی قدم کہلایا جا سکتا ہے

اس وقت مغربی پاکستان میں ۹۷ میونسپل کمیٹیاں ہیں جن میں سے چھ درجۂ اوّل سے اور ۹۱ درجۂ دوم سے تعلق رکھتی ہیں۔ پشاور۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ لائلپور۔ ملتان اور حیدرآباد کی میونسپل کمیٹیاں درجہ اوّل میں آتی ہیں اور ان پر حکومت کا براہ راست کنٹرول ہے۔ باقی ۹۱ میونسپل کمیٹیوں کے لئے کنٹرولنگ اتھارٹی متعلقہ کمشنر ہے۔

سماجی بہبود

نئے قانون میں ترقیاتی اور معاشرتی بہبود کے کاموں پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اب تک میونسپل کمیٹیاں اوٹ پٹانگ کے طور پر روپیہ خرچ کرتی تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ بہت سی رقم ضائع ہو جاتی تھی۔ ان کی آمدنی میں برابر اضافہ ہوتا رہا لیکن سارا روپیہ روزمرہ کے اخراجات کی تکمیل پر ہی خرچ ہو جاتا تھا۔ اب صورت حال خاصی بدل گئی ہے۔ نئے قانون کے تحت میونسپل کمیٹیوں کو اپنے اخراجات مؤثر طور پر کنٹرول کرنے ہوں گے اور ان پر لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی آمدنی کا ایک معقول حصہ ترقیاتی مقاصد کے لئے مخصوص کریں۔ اس سال میونسپل کمیٹیوں نے جو بجٹ تیار کئے ہیں وہ اس قابل قدر تبدیلی کے غماز ہیں۔

اب تک منصوبہ بندی کو صرف مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا کام سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب تاریخ میں پہلی بار میونسپل کمیٹیوں نے بھی منصوبہ بندی شروع کی ہے۔ لاہور میونسپل کمیٹی کی سالانہ آمدنی تقریباً دو کروڑ روپے ہے۔ اور ہر کمیٹی ایک پنجسالہ منصوبہ تیار کر رہی ہے۔ جس کی تکمیل پر دو کروڑ روپے صرف ہوں گے پشاور۔ راولپنڈی اور ملتان کی میونسپل کمیٹیوں کی سالانہ آمدنی تیس سے پچاس لاکھ روپے کے درمیان ہے۔ حیدرآباد میونسپل کمیٹی کی آمد اس سے بھی زیادہ ہے اور میونسپل کمیٹی لائلپور کی آمدنی تو ایک کروڑ روپے کے لگ بھگ پہنچ چکی ہے۔

ہماری میونسپل کمیٹیوں کی آمدنی میں یہ اضافہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اور اس کی کوئی مثال موجود نہیں۔ ۱۹۴۷ء میں کوجرانوالہ میونسپلٹی کی آمد اڑھائی لاکھ تھی۔ اب یہ آمدنی پچیس لاکھ روپے تک پہنچ چکی ہے۔ میونسپل کمیٹی لاہور کی آمدنی چالیس لاکھ روپے سالانہ سے بڑھ کر دو کروڑ روپے تک پہنچ چکی ہے۔ لائلپور میونسپلٹی کی آمدنی پہلے صرف پندرہ لاکھ روپے سالانہ تھی اور حیدرآباد میونسپل کمیٹی کی آمدنی میں بھی گذشتہ تیرہ سال کے دوران چار گنا اضافہ ہوا ہے پشاور۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ لائلپور اور حیدرآباد کی میونسپل کمیٹیاں بڑی آسانی سے ایک کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبے تیار کر سکتی ہیں اور ہماری تمام میونسپل کمیٹیاں ایک اتنا بڑا ترقیاتی منصوبہ تیار کر سکتی ہیں جس پر بیس پچیس کروڑ روپیہ خرچ ہو۔

یہ اعداد و شمار بڑے شاندار ہیں اور ان سے ہماری کمیٹیوں کے مالی استحکام کا پتہ چلتا ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ان کا نظم و نسق خوش اسلوبی سے چلایا جائے نئے نظام میں یہ توقع بے جا نہ ہوگی کہ ہماری میونسپل کمیٹیاں اپنے فرائض کو اچھی طرح سمجھیں گی اور ملک کی ہمہ جہتی ترقی کی رفتار تیز کرنے میں اپنا کردار ادا کریں گی۔

دعائے مغفرت

میرے والد حسین شاہ صاحب محلہ سیدا گول، لالہ موسیٰ ۲۵/۹ کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید بشیر احمد بخاری
پیرواہ گورچانی۔ تھیر مارکہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

معذور اور محتاج دعویداروں میں دو کروڑ روپیہ تقسیم ہونیوالا ہے

دس ہزار روپے کے کلیم والوں سے بھی جلد معاوضہ کے لئے درخواستیں طلب کی جائینگی

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے سیٹلمنٹ کا ادارہ چند ماہ میں نقد معاوضہ دینے کی سکیم کے تحت دعویدار مہاجروں میں تقریباً دو کروڑ روپیہ تقسیم کرے گا۔ کچھ عرصہ پیشتر حکومت نے اعلان کیا تھا کہ حکومت ایسے معذور اور محتاج مہاجرین کو نقد معاوضے دے گی جن کے منظور شدہ دعاوی کی مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس اعلان سے فائدہ اٹھانے کے لئے چھ ہزار کے قریب مہاجرین نے درخواستیں پیش کی تھیں۔

اسی ذریعہ سے پتہ چلا ہے کہ معاوضہ فنڈ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اور اب آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ جن دعویدار مہاجروں کو ان کے کلیموں کے معاوضے میں جائدادیں نہیں ملیں۔ حکومت ان کی پائی پائی چکا دے گی۔ اسی حلقے نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ سیٹلمنٹ ہیڈ کوارٹر کا دعووں کی تصدیق کا شعبہ کام کے ہر دن روزانہ ایک سو معاملات نپٹا سکتا ہے لیکن کچھ عرصے تک یہ رفتار جاری نہیں رکھی جا سکے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معاوضے کے کلیموں سے متعلق ریکارڈ پڑتال کے لئے دستیاب نہیں ہوتا۔ اور ظاہر ہے تصدیق سے پیشتر اس کی پڑتال بے حد ضروری ہوتی ہے۔

اس حلقے نے کہا کہ جن دعویدار مہاجرین کو ان کے کلیموں کے عوض جائدادیں نہیں ملیں انہیں نقد معاوضہ دینے کے لئے کافی فنڈ دستیاب ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں دعویدار مہاجروں کے دلوں میں کسی طرح کا شبہ پیدا نہ ہونا چاہیے نہ ہی انہیں اپنے کلیم جلد بازی میں فروخت کر کے ناکافی معاوضہ وصول کرنا چاہیئے۔ اس حلقے کی اطلاع کے مطابق کلیموں کے دفتر سے ان کلیموں کا ریکارڈ حاصل کیا جائے جو مکمل طور پر تصدیق پا چکے ہیں۔ جونہی سیٹلمنٹ کے ادارے کو یہ ریکارڈ مل گیا نقد معاوضہ کی ادائیگی کے لئے مزید درخواستیں طلب کی جائیں گی۔ اور وہ غالباً دس ہزار روپے تک کی مالیت کی ہوں گی۔ ایک نامہ نگار نے پوچھا کیا آپ کلیموں کے ادارے کو اطلاع دیئے بغیر کسی کلیم کی تصدیق نہیں کریں گے؟ جواب ملا نہیں۔ پیر احسن الدین چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے مندرجہ بالا اطلاع کی تصدیق نہیں کی۔

درخواست دعا و اعانت الفضل

عزیزہ بشریٰ یٰسین نے امسال کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ اے فلاسفی کا امتحان اعلیٰ کامیابی سے پاس کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر محمد یحییٰ احمدی اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ملتان)

نوٹ:۔ اسی خوشی میں محترم ڈاکٹر صاحب نے مبلغ ۵/-/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

(مینجر الفضل)

درخواست دعا

سید صادق علی شاہ صاحب پنشنر بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ شاہ صاحب کی کامل شفایابی کے دعا فرمائیں۔ (لطیف احمد عارف)

کشمیر کے عوام اب بھی کشمیر کو زندگی اور موت کا مسئلہ تصور کرتے ہیں

چوہدری غلام عباس کی طرف سے پنڈت نہرو کے بیان کی مذمت،

راولپنڈی ۱۲ اکتوبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جنگ بندی لائن کے دونوں جانب بسنے والے لوگ مسئلہ کشمیر کو بھول چکے ہیں۔ کشمیری رہنماؤں نے پنڈت نہرو کے اس دعوے کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے افسوس ظاہر کیا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے

کشمیری رہنماؤں نے اعلان کیا ہے کہ کشمیر کے عوام اب بھی کشمیر کو زندگی اور موت کا مسئلہ تصور کرتے ہیں اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک یہ مسئلہ اطمینان بخش طور پر حل نہیں ہو جاتا۔

چوہدری غلام عباس نے ایک بیان میں کہا کہ پنڈت نہرو کے تازہ ترین بیان سے ان مغربی جمہوریتوں کی آنکھ کھل جانی چاہیئے جو غیر جانبدار ملکوں کو ہر قیمت پر خوش کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔

چوہدری صاحب نے پنڈت نہرو کو بتایا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں اب بھی استصواب کی تحریک زور شور سے جاری ہے اور ریاستی حکومت کے مظالم اس تحریک کو ختم نہیں کر سکے۔ چوہدری صاحب نے اعلان کیا ہے کہ مہاراجہ ہری سنگھ کے جانشینوں کی سختیوں کے باوجود کشمیری عوام بالآخر اپنی آزادی حاصل کر کے رہیں گے

چوہدری محمد علی کو اقوام متحدہ کا ذاتی نمائندہ بنانے کی پیشکش

نیویارک ۱۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی کو غالباً سومالیہ میں اقوام متحدہ کا ذاتی نمائندہ مقرر کیا جائے گا سومالیہ نے جو حال ہی میں آزاد ہوا ہے مسٹر ہیمرشولڈ سے درخواست کی ہے کہ وہ انہیں بجٹ کے ایک ماہر کی خدمات مہیا کریں۔

کہا جاتا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے چوہدری محمد علی کو اس عہدے کی پیشکش کی ہے مگر ابھی تک ان کا جواب موصول نہیں ہوا۔ چوہدری صاحب پاکستان کے صنعتی ترقی اور سرمایہ کاری بورڈ کے چیئرمین ہیں اور آجکل واشنگٹن آئے ہوئے ہیں

مشرقی پاکستان کی ترقیاتی سکیمیں

ڈھاکہ ۱۲ اکتوبر۔ لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان گورنر مشرقی پاکستان نے ترقیاتی مشاورتی کونسل کے اجلاس میں کہا تعلیمی ترقی کی سکیموں کو دوسری سکیموں پر سبقت حاصل ہونی چاہیئے کونسل کا اجلاس پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔ جس میں گورنر نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ جن سکیموں پر زیادہ بحث ہوئی ان میں تعلیمی سکیم بنیادی جمہوریتوں کے زیر اہتمام اشتمال اراضی کی سکیم اور علاج معالجے کی سکیم شامل تھیں۔

پنڈت نہرو نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو جنرل اسمبلی میں بھارتی وفد کی قیادت کرنے کے بعد نئی دہلی واپس آ گئے۔ انہوں نے راستے میں لنڈن اور قاہرہ میں متعلقہ حکومتوں کے ارباب اختیار سے مختصر بات چیت کی۔

ماسکو ۱۲ اکتوبر "تاس" کی اطلاع کے مطابق الجزائر کی عبوری حکومت کے وزیر اعظم فرحت عباس نے کہا ہے کہ روس نے عبوری حکومت کو الجزائر کی حقیقی حکومت تسلیم کر لیا ہے جس کی وجہ سے الجزائر کے مسئلے پر نہایت اچھا اثر پڑے گا۔

عام انتخابات میں نہرو کا مقابلہ

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ بھارت کے پسماندہ طبقوں کی پارٹی آئندہ عام انتخابات میں الہ آباد کے پارلیمانی حلقے سے پنڈت نہرو کے مقابلے کے لئے اپنا امیدوار نامزد کرے گی۔ اس کا اعلان ٹینہ میں پارٹی کے صدر مسٹر آر ایل چند ایم پی نے کیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ انتخاب پسماندہ طبقوں کے کمیشن کی سفارشات پر عملدرآمد میں ناکامی اور پسماندہ طبقوں کا معیار تبدیل کرنے سے متعلق بھارتی حکومت کی تجویز کی بنیاد پر لڑا جائے گا۔

درخواست دعا

لاہور سے کل گیارہ بجے شب بذریعہ فون یار محمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ:

مکرم نذیر احمد صاحب (مینجر جنرل) کے گردے کا اپریشن راولپنڈی ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے۔ اور آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

متروکہ جائدادوں کی قیمتیں دوبارہ مقرر کرنے کے لئے نئے آرڈیننس کا نفاذ

آرڈیننس کا اطلاق ان املاک پر بھی ہو گا جو منتقل کی جا چکی ہیں

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ صدر مملکت نے ایک آرڈیننس نافذ کیا ہے جو متروکہ جائدادوں کے انتظام کا ترمیمی آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۰ء کہلائے گا اس آرڈیننس کے تحت حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسی متروکہ جائدادوں کی قیمت بھی از سر نو مقرر کر سکتی ہے جو عوے دار مہاجروں کے نام منتقل ہو چکی ہوں۔

اس آرڈیننس کے ذریعے متروکہ جائدادوں کے انتظام کے قانون مجریہ ۱۹۵۷ء میں ترمیم کی گئی ہے نئے آرڈیننس میں ۱۹۵۷ء کے قانون کی دفعہ ۲۳ (ب) کے بعد ایک نئی دفعہ درج کر دی گئی ہے۔ جو دفعہ ۲۳ (ج) کہلاتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

ضلع شیخوپورہ کے عہدیداران جماعت کو ضروری اطلاع

اجلاس مؤرخہ ۱۶ بمقام چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ بعض وجوہات کی بنا پر ملتوی کیا گیا ہے۔ اب یہ اجلاس ۱۳ بروز اتوار ہو گا۔ جملہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان مطلع رہیں اور احباب جماعت کو مطلع فرمائیں۔ (محمد انور حسین امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ)